DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan, Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں :

1۔ کھانا کھانے اور اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

2۔ فرض نماز کے بعد سنت اور نوافل سے فارغ ہو کر امام کی دعا کا انتظار کرتے ہیں، کیا یہ عمل درست ہے؟

مستفتی: محمد شاہد

03008777862

الجواب باسم ملهم الصواب

1۔ دعائیں دو قسم کی ہیں: ایک وہ دعائیں جو وقتی حاجت اور ضرورت کے لئے مانگی جائیں اور احادیث مبارکہ میں وہ کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص نہ کی گئی ہوں تو ایسی دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔

دوسری وہ دعائیں ہیں جو احادیث مبارکہ میں کسی خاص وقت اور موقع کے لئے مخصوص الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہیں اور ان میں ہاتھ اٹھانا بھی ثابت نہیں ہے جیسے کھانے، پینے اور وضو کی دعائیں، بیت الخلاء آنے جانے، مسجد آنے جانے کی دعائیں اور اذان کے بعد کی دعا وغیرہ تو ایسی دعائیں ہاتھ اٹھائے بغیر مانگی جائیں، ایسی دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا درست نہیں اور ان دعاؤں کے وقت ہاتھ اٹھانے کا التزام کرنا بدعت ہے۔ (ماخوذ از احسن الفتاوی: 365/1)

2۔ نبی کریم ﷺ کی سنت تو اس بارے میں یہ ہے کہ فرض پڑھنے کے بعد مختصر سی دعا کر کے گھر تشریف لے جاتے اور سنن و نوافل گھر میں ادا کرتے تھے اور عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی معمول تھا۔ یہ طریقہ کہ مقتدی کا امام صاحب کا سنن و نوافل سے فارغ ہونے تک انتظار کریں تا کہ مل کر دعا کریں گے سنت سے ثابت نہیں ہے۔

جو چیز سنت سے ثابت نہ ہو اس کو دین سمجھ کر پابندی اور التزام کے ساتھ کرنا اور نہ کرنے والے پر نکیر کرنا بدعت ہے جس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

دارالافتاء
فتوی نمبر 12/9
مورخہ ۳۹/۱/۱۷

Scanned by CamScanner

كما في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح:(ص:318)

ودل الحديث على أنه إذا لم يرفع يديه في الدعاء لم يمسح بهما وهو قيد حسن لأنه صلى الله عليه وسلم كان يدعو كثيرا كما هو في الصلاة والطواف وغيرهما من الدعوات المأثورة دبر الصلوات وعند النوم وبعد الأكل وأمثال ذلك ولم يرفع يديه ولم يمسح بهما وجهه أفاده في شرح المشكاة وشرح الحصن الحصين وغيرهما.

فيض الباري على صحيح البخاري (214/2)

المسنون في هذا الدعاء ألا ترْفَع الأيدي، لأنه لم يَثبت عن النبيِ صلى الله عليه وسلّم رفعها، والتشبث فيه بالعمومات بعدما وَرَدَ فيه خصوص فعله صلى الله عليه وسلّم لغوٌ، فإنه لو لم يَرِد فيه خصوصُ عادته صلى الله عليه وسلّم لنفعنا التمسك بها، وأمّا إذا نُقِلَ إلينا خصوص الفعل، فهو الأُسْوَةُ الحسنة لمن كان يرجو الله والدار الآخرة...

صحيح مسلم:(414/1)

عن ثوبان، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم، إذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثا وقال: «اللهم أنت السلام ومنك السلام، تباركت ذا الجلال والإكرام» قال الوليد: فقلت للأوزاعي: "كيف الاستغفار؟ قال: تقول: أستغفر الله، أستغفر الله"

والله اعلم بالصواب

كتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

14/شوال المکرم 1439ھ بمطابق 28/جون 2018ء۔

دستخط: حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح محمد ابراہیم

۱۴-۱۰-۱۴۳۹ھ

مفتی

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مد ظلہ

الجواب صحیح

عفی عنہ

۳۹/۱۰/۱۴

نائب مفتی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر 12/9

مورخہ ۳۹/۱۰/۱۴ھ

دستخط: مفتی حماد اللہ صاحب مد ظلہ

الجواب صحیح

ابو الحسن حماد اللہ

۳۹/۱۰/۱۴

نائب مفتی

نوٹ: ۱۔ جواب ... صورت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق ہے۔

Scanned by CamScanner